نام کتاب ــــــــــــ راہِ نجات - سورۃ العصر کی روشنی میں

طبع اوّل (اپریل 2003ء) ــــــ 1000

زیرِ اہتمام ــــــــــــ تنظیمِ اسلامی حلقہ سندھ زیریں

قیمت ــــــــــــ -/5 روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- قرآن اکیڈمی ، خیابان راحت، درخشاں ، فیز 6 ، ڈیفنس فون: 23-5340022

2- 11- داؤد منزل، نزد فریسکو سوئیٹ، آرام باغ فون: 2216586-2620496

3- حق اسکوائر ، عقب اشفاق میموریل ہسپتال ، بلاک 13-C ، گلشنِ اقبال فون: 65-4993464

4- قرآن مرکز، نزد مسجد طیّبہ، سیکٹر 35/A, زمان ٹاؤن ، کورنگی نمبر 4

5- فلیٹ نمبر 2، محمدی منزل، بلاک "K" ، نارتھ ناظم آباد فون: 6674474

6- C-113، مادام اپارٹمنٹس، شاہراہِ فیصل، نزد چھوٹا گیٹ، ایئر پورٹ، فون: 4591442

7- قرآن اکیڈمی یٰسین آباد ، فیڈرل بی ایریا بلاک 9

8- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 11 1/2 ، اورنگی ٹاؤن فون: 66901440

9- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

راہِ نجات

سورۃ العصر کی روشنی میں

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO

وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍO اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وَ تَوَاصَوا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِO

☆ سورۂ مبارکہ کا ترجمہ :

وَالْعَصْرِ

قسم ہے تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِی خُسْر

بے شک تمام انسان واقعی خسارے میں ہیں

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے عمل کیے

وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

اور باہم مل کر حق کی تاکید کی اور باہم مل کر صبر کی تلقین کی۔

☆ تمہیدی نکات :

1- مختصر ترین سورتوں میں سے ایک:

- سورتوں اور آیتوں کا حجم (Size) توقیفی امور میں سے ہے یعنی اس کے تعین کا

کوئی قاعدہ نہیں اور یہ نبی کریمؐ کے بتانے پر موقوف ہے۔

- قرآنِ حکیم کی کوئی سورت تین آیات سے کم پر مشتمل نہیں نیز تین آیات پر مشتمل تین ہی سورتیں ہیں العصر، الکوثر اور النصر۔ ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قرآنِ حکیم کی تلاوت کا کم سے کم نصاب بھی تین ہی آیات پر مشتمل ہے ۔

2- زمانۂ نزول کے اعتبار سے اوّلین سورتوں میں سے ایک :

قرآنِ حکیم کی ترتیبِ نزولی اور ترتیبِ تلاوت (ترتیبِ مصحف) مختلف ہیں، البتہ دونوں کا تعین خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

3- عظمت :

- صحابہ کرامؓ کا کثرت سے باہم سورۃ العصر کی یاددہانی کا معمول ۔
- امام شافعیؒ کے شدّتِ تاثر پر مبنی دو اقوال :

• **لَوْ تَدَبَّرَ النَّاسُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ لَوَ سِعَتْهُمْ**

اگر لوگ اس سورۃ پر غور کریں تو وہ اسی میں پوری رہنمائی اور کامل ہدایت پا لیں گے۔(تفسیر ابن کثیرؒ)

• **لَوْ لَمْ يُنَزَّلْ مِنَ الْقُرْاٰنِ سِوَاهَا لَكَفَتِ النَّاسُ**

اگر قرآن حکیم میں سوائے اس سورۂ مبارکہ کے اور کچھ بھی نہ نازل ہوتا تو صرف یہ سورۃ ہی لوگوں (کی ہدایت) کے لئے کافی ہوتی۔(تفسیر از محمد عبدہؒ)

4 - قرآنِ حکیم کے مقصدِ نزول کے اعتبار سے جامع ترین سورۃ :

- ابتداء میں قرآن مجید کی وہ سورتیں / آیات نازل ہوئیں جو مختصر لیکن انتہائی جامع اور محکم (**Profound**) ہیں۔ بعد میں ان کی تفصیل طویل سورتوں

میں وارد ہوئی ۔اس اسلوب کا ذکر سورہ ٔھود آیت:۱ میں اس طرح سے ہے:

كِتَابٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ

- اس سورۃ کا پورے قرآنِ حکیم سے وہی تعلق ہے جو درخت سے بیج کا ہوتا ہے۔

5- انذار کا نقطہ ٔعروج:

قرآنِ حکیم کی آخری منزل کی سورتوں میں سے اکثر کا موضوع ہے انذارِ آخرت۔ سورۃ العصر اس موضوع کا نقطہ ٔ عروج ہے۔اس سورۃ کی دوسری آیت میں ایک عام قاعدہ بیان کر دیا گیا کہ تمام کے تمام انسان خسارے میں ہیں۔خسارے سے بچنے کے لئے قرآنِ حکیم میں عام طور پر دو شرائط کا ذکر کیا جاتا ہے یعنی ایمان اور عملِ صالح، لیکن اس سورۃ کی تیسری آیت میں چار شرائط کا ذکر کیا گیا ہے۔گویا عملِ صالح کی وضاحت کی گئی کہ اس میں نہ صرف خود حق پر ڈٹے رہنا بلکہ حق کی تبلیغ کرنا اور اس کے نتیجہ میں سامنے آنے والے ردِّعمل کو برداشت کرنا بھی شامل ہے۔

6- سہلِ ممتنع کا شاہکار:

- انتہائی دقیق و اعلیٰ علمی مضامین نہایت سادہ الفاظ میں بیان کیے گئے بقولِ شاعر:

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیو

جو لفظ کہ غالب میرے اشعار میں آوے

7- مضامینِ قرآنِ حکیم کے لئے اشاریہ:

- اہلِ فکر کے تجزیۂ مضامینِ قرآنِ حکیم کے مطابق اساسی مباحثِ قرآن کے لئے یہ سورۃ بطور اشاریہ (انڈیکس) ہے۔

سورۂ مبارکہ پرغوروفکر

☆ قرآنِ حکیم پرغوروفکر کے دو درجے :

i - تذکّر : قرآنِ حکیم کے کسی حصّہ پر سرسری غور کرکے اس میں بیان کیے گئے مضامین کا لبِّ لباب یا Central Idea سمجھ لینا۔ اس پہلو سے قرآن مجید ایک بہت آسان اور واضح کتاب ہے۔

وَ لَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ

(القمر آیت: 17، 22، 32، 40)

ii - تدبّر : قرآنِ حکیم کے کسی حصّہ پر گہرا غوروفکر کرنا اور اس کے مضامین میں پوشیدہ حکمت و فلسفہ کو سمجھنا۔ اس پہلو سے قرآن مجید ایک ایسی وسیع و عمیق کتاب ہے کہ پوری زندگی کھپا کر بھی اس پر تدبّر کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

☆ سورۂ مبارکہ پر بطریقِ تذکّر غور کے نتائج :

1- زورِ کلام ...... تاکید کی انتہا

2- کامیابی اور ناکامی کا قرآنی معیار

3- چاروں شرطیں ناگزیر ہیں

4- نجات کے لئے کم از کم شرائط کا بیان

5- ایک متوازن و معقول انسان کی روش

☆ سورۂ مبارکہ پر بطریقِ تدبّر غور کے نتائج :

پہلی آیت : وَالْعَصْرِ O

- قسم کی اصل غرض وغایت - تاکید اور شہادت
- اللہ تعالیٰ اور انسان کی کھائی ہوئی قسموں میں بنیادی فرق
- ''عصر'' کی حقیقت (برف کے تاجر کی مثال)

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

- ''والعصر'' کا حقیقی مفہوم --زمانہ بہترین گواہ

دوسری آیت : اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ O

- خُسْرٍ - نوعِ انسانی کے لئے عظیم اور ناقابلِ تلافی خسارہ

(البلد: 4)

- اس عظیم خسارے کے تین مراتب

جبلی تقاضے - احساسات وجذبات - حسابِ اخروی

(الکھف : 103 - 104 الزمر :15)

- آخرت میں رب کے سامنے حاضری (الانشقاق: 6)اور پانچ سوالات کی جواب دہی :

عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ عَنِ النَّبِیِّ ؐ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَ مَا ابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ وَ عَنْ شَبَابِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ وَ عَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَهٗ

وَ فِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَ مَا ذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ (مسلم)

''روزِ قیامت ابنِ آدم کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔زندگی کے بارے میں کہ کہاں لگا دی' جوانی کے بارے میں کہ کہاں کھپادی' مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو علم حاصل کیا اُس پر کتنا عمل کیا''۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

- اس صورتِ حال کا شعور رکھنے والوں کے احساس کا نقشہ

(المومنون:57-61، النور:37،الطّور:25-28)

تیسری آیت : اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ O

- یہ آیت مایوسی کے اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن ہے

☆ ایمان :

- لغوی مفہوم : امن دینا
- اصطلاحی مفہوم : تصدیق کرنا
- تعریف: تَصْدِيْقُ بِمَا جَآءَ بِهِ النَّبِیُّ ...... کائنات کے اصل اور اساسی حقائق کے بارے میں انبیاء کرام کی دی ہوئی خبروں کو تسلیم کرنے اور ان کی تصدیق کرنے کا نام ایمان ہے۔

- درجات: 1 - قانونی ایمان اقرارٌ مْ با للسان زبان سے اقرار

دنیا میں مفید - نہ ہوتو کافر - نہ گھٹتا ہے اور نہ بڑھتا ہے

2 - حقیقی ایمان تصدیقٌ مْ بالقلب دل سے تصدیق

آخرت میں مفید- نہ ہوتو منافق ہونے کا اندیشہ-گھٹتا/بڑھتا ہے

- بندۂ مومن وہ ہے جس میں دونوں ایمان موجود ہوں۔

- ہماری اکثریت ایمانِ حقیقی سے محروم ہے۔(آلِ عمران:***139***)

- ایمانِ حقیقی کے حصول کے ذرائع :

1 - صحبتِ صادقین (التوبہ :***119***) (صادقین کی وضاحت،الحجرات:***15***)

2 - سلفِ صالحین کی سیرت کا مطالعہ

3 - آیاتِ آفاقی پرغور(البقرۃ : ***164***)

4 - آیاتِ انفسی پرغور(الذٰریٰت :***21***)

5 - آیاتِ قرآنی پرغور (الانفال:***2*** ،التوبہ :***124*** ،الحدید: ***9***)

☆ عمل صالح:

- عمل اور فعل میں فرق

- عمل صالح کی تین شرائط: حسن نیت - معروف - خلاف سنت نہ ہو

☆ تواصی:

تواصی وصیت سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ایسی بات جو تاکید سے کہی جائے۔تواصی میں دو اضافی معنی شامل ہیں یعنی تاکید کرنا اہتمام کے ساتھ اور مل جل کر۔

☆ **حق** :

حق وسیع مفہوم کا حامل لفظ ہے جس کے بنیادی طور پر چار مفاہیم ہیں :

1 - وہ شے جو حقیقتاً موجود ہو۔

2 - وہ شے جو عقلاً مسلَّم ہو۔

3 - جو اخلاقاً واجب ہو۔

4 - جو با مقصد ہو۔

تواصی بالحق کی چوٹی ۔اللہ کے دین کے حقِ نفاذ اور اس کی کبریائی کو تسلیم کرانا

☆ **صبر**:

صبر کے معنی ہیں ناخوشگوار صورتِ حال برداشت کرنا یا کڑوا گھونٹ پینا۔اس کی دو صورتیں ہیں :

1- حادثات پر صبر

2-کسی مقصد کے لئے صبر

مقصد منفی بھی ہو سکتا ہے اور مثبت بھی ۔مثبت مقصد کے لئے صبر کی دو صورتیں ہیں :

i -عمل صالح کے لئے صبر...... اطاعت اور نافرمانی سے بچنے کے لئے

ii -تواصی بالحق کے لئے صبر...... طنز و تشدد، لالچ ،سودے بازی کی پیشکش پر

☆ ایمان اور عمل صالح کا باہمی تعلق :

- قانون کی سطح پر جدا لیکن حقیقت کی سطح پر ایک وحدت یعنی لازم و ملزوم

1 - پڑوسی کو ستانے پر ایمان کی شدت کے ساتھ نفی (متفق علیہ)

2 - خیانت پر ایمان کی نفی اور وعدہ خلافی پر دین کی نفی (بیہقی)

3 - چوری، زنا اور شراب نوشی کرنے والا یہ گناہ کرتے ہوئے حالتِ ایمان میں نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)

☆ عمل صالح اور تواصی بالحق کا باہمی تعلق:

- فطرت کا عام اصول ''کوئی شے نہ ماحول سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکتی ہے نہ اسے متاثر کئے بغیر'' اخلاقیات میں زیادہ شدت سے کارفرما ہے۔لہٰذا باعمل انسان اپنے پاکیزہ سیرت وکردار سے لازماً معاشرے پر اثر انداز ہوگا۔
- اگر کوئی معاشرہ بالکل ہی مردہ ہو چکا ہو اور پاکزہ کردار کے اثرات محسوس نہ ہوں تو پھر تواصی بالحق کا فریضہ ادا کرنا چاہیئے تا کہ:

i - خود کو معاشرے کے برے اثرات سے محفوظ رکھا جاسکے۔

ii - آخرت میں جواب دہی کا احساس--**مَعْذِ رَةً اِلٰی رَبِّکُمْ** (الاعراف: 164)

iii - اس امید پر کہ ---- **لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ** (الاعراف: 164)

- انسان کی شرافت ومروت کا لازمی تقاضا (جو اپنے لئے پسند وہی بھائی کے لئے)
- انسان کی غیرت وحمیت کا مطالبہ
- مقصدِ امت ''امر بالمعروف و نھی عن المنکر'' (آلِ عمران: 110)

☆ تواصی بالحق اور تواصی بالصّبر کا باہمی تعلق:

- اَلْحَقُّ مُرٌّ سچ کڑوا ہوتا ہے۔ بالعموم مخالفت درپیش آتی ہے۔
- جتنا بڑا حق ہوگا اتنا ہی اس کا اعلان، تبلیغ اور تسلیم کرانا صبر آزما ہوگا۔
- تواصی بالصبر کے مرحلے کا پیش آنا نہ صرف تواصی بالحق کا لازمی تقاضا بلکہ قطعی ثبوت ہے دعوت کے مبنی برحق ہونے کا۔

☆ ایک اہم نتیجہ :

ایمان حقیقی کا لازمی مظہر ہے عمل صالح، عمل صالح کا لازمی تقاضا ہے تواصی بالحق اور تواصی بالحق کا لازمی نتیجہ ہے تواصی بالصبر۔ اسی طرح اس کی عکسی صورت بھی بالکل درست ہے یعنی تواصی بالصبر کا مرحلہ پیش نہیں آیا تو یہ تو علامت ہے تواصی بالحق سے گریز کی، تواصی بالحق سے گریز حتمی ثبوت ہے عمل میں کمی کا اور عمل میں کمی یقینی ثبوت ہے ایمان حقیقی سے محرومی کا ۔ گویا سورۃ العصر کی روشنی میں صراط مستقیم کے چار سنگ ہائے میل (**Mile Stones**) ہیں یعنی ایمان، عمل صالح، تواصی بالحق اور تواصی بالصبر۔

☆ مریضانہ عدم توازن کی دو صورتیں:

1 - اپنے ہی نفس کے تزکیہ میں لگے رہنا اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش سے خود غرضانہ اور مجرمانہ غفلت برتنا یعنی راہبانہ تصورِ نیکی۔ (حدیث میں اس شخص کا واقعہ جس نے پلک جھپکنے میں بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔ بیہقیؒ)

2- اپنی ذات کو فراموش کر کے دوسروں کو وعظ و نصیحت کرنا اور تحریکی کاموں میں سرگرم ہونا۔ (البقرۃ : 44)

سورۃ العصر کی کامل عملی تفسیر : سیرتِ نبیٔ اکرم ﷺ

تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمایئے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتاب بعنوان

راہِ نجات - سورۃ العصر کی روشنی میں